اخوت

طارق احمد

12اپریل2005روزنامہ دن

اخوت نام ہے ایک جذبے کا، ایک نظریے کا، ایک فلسفے کا اور اسلامی تاریخ کے ایک درخشاں باب کا۔ مسلمانوں نے آنحضرت محمد ﷺ کی قیادت میں جب مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو اہل مدینہ نے اپنے گھروں اور اپنے کاروبار کے دروازے مہاجرین کے لیے کھول دیئے، اور اسلامی بھائی چارے کا ایسا نظام قائم کیا جو اسلامی تاریخ کے ماتھے کا جھومر بن کر ہمیشہ چمکتا رہے گا۔ اور موجودہ اور آنے والے تاریک راہگذاروں میں روشنی کا مینار ثابت ہوگا۔ روشنی کا ایسا مینار جو ماضی کے اندھیروں میں اپنی کرنیں بکھیرتا رہا اور ہر دور میں ان سچے اور مخلص انسانوں کے لیے مشعل راہ بنا جنہوں نے بھوک، بے روزگاری اور لاچاری کی سیاہ ظلمتوں کے خلاف جدوجہد کا بیڑا اٹھایا اور اپنی ثمر برآور کاوشوں سے دکھی انسانیت کو سکھ اور راحت پہنچانے کی سعی کی۔ اخوت، قربانی، سخاوت اور نیک جذبوں کا نام ہے اور اگر موجودہ مادہ پرست دور میں کوئی شخص، افراد کا گروہ یا تنظیم نیکی اور خدمت کی راہ پر چلتی ہے تو یہ خدا کی ایک اعلیٰ نعمت سے کم نہیں۔

یہاں فرق سوچ کا ہے۔ اہل مغرب کی تمام پالیسیاں دکھاوے کی بنیاد پر ہیں اور میڈیا ایسی مہمات کو آسمان پر چڑھا دیتا ہے جبکہ اہل مشرق سخاوت اور صدقات کے حوالے سے خاموشی اور چھپانے کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو خاص طور پر یہ تلقین کی گئی ہے کہ کسی غریب اور مصیبت کے مارے کی اس طرح مدد کرو کہ دائیں ہاتھ سے دیتے وقت بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو اور یہ ایک ایسا درس ہے کہ جس کی اخلاقی اور معاشرتی جہتوں کی خوبصورتیوں کی کوئی انتہا نہیں۔ اخوت محض مدد کرنے کے جذبے کا نام نہیں بلکہ یہ ضرورت مند کی عزت نفس اور خودداری کے تحفظ کا بھی نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل پاکستان انفرادی سطح پر چیریٹی کے حوالے سے سب سے زیادہ رقم خرچ کرتے ہیں لیکن اس کی نمود و نمائش نہیں کرتے کیونکہ یہاں مقصد محض یہ ہے کہ اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کی جائے۔ ہمیں پاکستان میں کام کرنے والی ایسی بے شمار تنظیموں کا علم نہیں البتہ ہم ایک ایسی کوشش سے ضرور واقف ہیں کہ جو ''اخوت'' کے نام پر لوگوں کی خدمت میں مصروف

ہے اور یہاں بھی جذبہ وہی ہے یعنی اللہ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنا۔ باوجود کوشش کے ہمیں آج تک علم نہیں ہو سکا کہ وہ کونسے صاحب ثروت لوگ ہیں جو اتنے اخلاص اور لگن سے غربت کے خلاف جنگ میں مصروف ہیں البتہ ڈاکٹر امجد ثاقب چونکہ فرنٹ پر رہ کر یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں اس لیے ان کا نگاہ میں آجانا ایک فطری امر ہے۔ ویسے بھی ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ جب چیریٹی کا کام اجتماعی طور پر کیا جارہا ہو تو پھر اس کے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنا ضروری ہے اس سے صاحب ثروت مخلص لوگوں کو آگے بڑھنے کے لیے ایک راہ ملتی ہے اور ساتھ ہی ضرورت مندوں اور حاجت مند لوگوں کو ایسی تنظیموں کا علم اور ان تک رسائی کا موقعہ بھی ملتا ہے۔

ڈاکٹر امجد ثاقب کا کمال یہ ہے کہ وہ اس تنظیم ''اخوت'' کو مکمل طور پر اسلامی فلسفے جذبے کی بنیادوں پر چلا رہے ہیں۔ ''اخوت'' کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ ایسے ہنرمند اور غیر ہنرمند افراد کو ان کے قدموں پر کھڑا کرنے میں مدد کی جائے جو خود اپنا کام کرنا چاہتے ہیں لیکن نامساعد حالات اور معاشی بدحالی کی بناء پر ایسا کرنے سے قاصر ہیں۔ ''اخوت'' ایسے لوگوں کا انتخاب کرتی ہے اور ایک خاص طرح کے لیکن انتہائی سہل جائزے کے بعد ان مستحق لوگوں کو چھوٹے چھوٹے قرضے مہیا کرتی ہے اور ساتھ ہی ان لوگوں کو یہ بھی تربیت دی جاتی ہے کہ وہ اس قرضے کو کس کاروبار میں استعمال کر سکتے ہیں جو اس کے لیے آسان بھی ہو اور منافع بخش بھی۔ یہ قرضہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپے تک کا ہے اور اسے بلاسود جاری کیا جاتا ہے۔ اس بلاسود قرضے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ کام کرنے کی خواہش رکھنے والے بے روزگار افراد کو ان کے پیروں پر کھڑا کیا جائے نہ کہ صدقات اور سخاوت کے نام پر بیکار اور فارغ لوگوں اور گداگروں کی فوج تیار کر لی جائے۔ ''اخوت'' ایسے لوگوں کی تلاش کرتی ہے جو مفت کے مزے کرنا نہیں چاہتے بلکہ یہ خوددار ہیں اور ذاتی عزت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں اور کاروبار کر کے نہ صرف اپنی اور اپنے گھر والوں کی کفالت چاہتے ہیں بلکہ لیا ہوا قرضہ بھی واپس کر دیتے ہیں۔ ''اخوت'' کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ قرضوں کی واپسی کی شرح سو فیصد ہے۔ یہ اس دور کا معجزہ ہے کہ جب بنکوں اور مالیاتی اداروں کے قرضے دادا جان کی جائیداد سمجھ کر ہڑپ کر لیے جاتے ہیں۔

''اخوت'' نے دو تین سال قبل صرف دس ہزار روپے کے پہلے قرضے سے اپنے سفر کا

آغاز کیا تھا آج یہ تقریباً دو کروڑ روپے کے سرمایے سے غریب اور نادار بے روزگار لوگوں کی مدد کر رہی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ ''اخوت'' کو جو صاحب ثروت لوگ اللہ کی راہ میں سپورٹ کررہے ہیں وہ اس کی کاروائی اور محنت سے مطمئن ہیں اور ساتھ ہی یہ کہ ''اخوت'' کا دائرہ کار کس طرح دن بہ دن وسیع ہو رہا ہے۔ جب جذبے بےلوث ہوں اور بے پناہ ہوں، جب لگن بےغرض اور بے انتہا ہو اور جب اعتبار بے حد وحساب ہو، تو پھر اللہ کی نصرت بھی بے شمار اترتی ہے۔ ٹاؤن شپ لاہور کی مسجد سے آغاز کرنے والی ''اخوت'' اسلامی بھائی چارے اور غربت کے خاتمے کی جدوجہد میں دن بدن کامیابی کی منزلیں طے کررہی ہے۔ ہم اس نیکی کے کام کیلئے ڈاکٹر امجد ثاقب اور ان کے ساتھیوں کو تہہ دل سے مبارک پیش کرتے ہیں۔